السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ایک دینی بھائی ہیں جن کے والد صاحب نے کسی سے ایک لاکھ روپئے سودی قرض لے رکھا تھا۔ اس سودی قرض کی شرح سود کافی زیادہ ہے جس کی بنا پر ہر ماہ قریب دس ہزار روپئے انہیں سود ادا کرنا ہوتا ہے۔ ہمارے یہ بھائی سود کی حرمت کو جان چکے ہیں اور اس لعنت سے جان چڑھانا چاہتے ہیں مگر کافی کوششوں کے باوجود وہ ایسا نہیں کر پا رہے ہیں۔ کسی نے انھیں مشورہ دیا کہ وہ بعض اُن حضرات سے رابطہ کریں جن کے پاس نہ چاہتے ہوئے بھی بینکوں میں ان کے اکاؤنٹس میں کچھ سود جمع ہو جاتا ہے، ان روپیوں کے بارے میں وہ حضرات بھی پریشان رہتے ہیں کہ اس رقم کا کیا کریں۔ لہٰذا ان سے وہ رقم لے کر یہ سودی قرض ادا کردیں۔ کیا یہ امر روپئے لینے اور دینے والے دونوں کے لئے جائز ہوگا؟ واضح ہو کہ یہ مقروض بھائی کم وبیش ایک لاکھ روپئے محض سود کے طور پر اس قرض خواہ کو ادا کر چکے ہیں اور اس قرض کی وجہ سے معاشی اور عائلی تنگیوں سے بہت زیادہ پریشان ہیں۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سود کی رقم کے حوالے سے ہمارے بعض اساتذہ کرام کا یہ موقف پایا جاتا ہے کہ اس کو کسی ایسی ہی جگہ مثلا مسجد کی لیٹرینیں وغیرہ پر خرچ کر دیا جائے جہاں سے اجر کی امید نہ رکھی جائے۔ اس اعتبار سے اگر کسی کے پاس سودی رقم موجود ہے تو وہ اس بھائی کو دیکر اس کی خلاصی کرا دیں۔ تاکہ یہ بھائی مستقل طور پر سودی شکنجے سے نکل سکیں۔ اور پر سکون زندگی گزار سکیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ